

# روانڈا اور جمہوریہ کانگو کے مابین تنازع اور اس کے حل کے لیے ٹرمپ کا منصوبہ

تحریر: استاد نبیل عبد الکریم

(ترجمہ)

افریقہ کا 'گریٹ لیکس' (عظمیم جھیلوں کا) (خطہ اس وقت دنیا کے پیچیدہ ترین تنازعات کی آماجگاہ بنا ہوا ہے، جہاں پرانے نسلی، سیاسی اور معاشری بحرانوں کے یکجا ہونے سے روانڈا اور جمہوریہ کانگو کے درمیان کشیدگی دوبارہ شدت اختیار کر رہی ہے۔ تاریخی تناظر میں اس تنازع کی جزئیں 1994 کی نسل کشی، مسلح ملیشیاؤں کے عروج اور وسیع معدنی ذخائر پر قبضے کے لیے علاقائی قوتوں کے مابین جاری رسم کشی سے جڑی ہوئی ہیں۔ سال 2025 میں تشدد کی بڑھتی ہوئی لہر کے پیش نظر، ریاستہائے متحده امریکہ نے ایک ایسے اقدام کے ساتھ مداخلت کی ہے جسے اس بحران کا رخ موڑنے کی ایک بڑی کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔

آئیے اس تنازع کی بنیادوں، مفادات کے ٹکراؤ اور امن کی بحالی یا دوبارہ جنگ چھڑنے کے امکانات کے درمیان موجود امریکی مفادات کا ایک سرسرا جائزہ لیتے ہیں۔

باشندوں نے ہجرت کر کے (Hutu) اس تنازع میں کلیدی موڑ 1994 کی روانڈا نسل کشی تھی، جس کے نتیجے میں لاکھوں 'پوتو' مشرق کانگو میں پناہ لی۔ اس بڑے پیمانے پر ہونے والی نقل مکانی نے پناہ گزینوں اور ان کے مخالفین (مثلاً کانگو میں مقیم روانڈا کے مابین شدید تنااؤ پیدا کر دیا۔ اس ہولناک قتل عام کے (FDLR - 'کی باغی فوج' دیموکریٹک فورسز فار دی لبریشن آف روانڈا: بنیادی محرکات درج ذیل تھے

- استعماری باقیات: بیلچیم نے 1916 سے روانڈا کو اپنی نوآبادی بنا رکھا تھا، اور اسی استعماری طاقت قبیلے کو برتر نسل قرار دے کر انہیں اسلحہ، اقتدار اور (Tutsi) 'نے وہاں نسلی تفریق کے بیچ ہوئے۔ انہوں نے 'توتسی تعلیم سے نوازا، جبکہ 'پوتو' قبیلے کو یکسر دیوار سے لگا دیا گیا۔

- سیاسی اور سماجی امتیاز: 1962 میں روانڈا کی آزادی کے وقت اقتدار 'پوتو' قبیلے کو منتقل ہو گیا، جس کے نتیجے میں توتسیوں کے خلاف پرتشدد فسادات پھوٹ پڑے اور ہزاروں افراد یوگنڈا، برونڈی اور کانگو کی جانب کا قیام عمل میں آیا، جس نے 1990 میں 'RPF' (RPF) ہجرت کر گئے۔ 1980 کی دہائی کے اواخر میں 'روانڈن پیٹریائٹ فرنٹ پوتو' حکومت پر حملہ کر دیا۔ حکمران طبقے نے اس حملے کو نسلی منافرت پھیلانے کے لئے طور پر استعمال کیا۔ 6 اور عمومی طور پر توتسی RPF اپریل 1994 کو صدر ہابیاریمانا کا طیارہ مار گرا یا گیا، جس کا الزام کسی ثبوت کے بغیر انتہا پسندوں پر عائد کر دیا گیا۔

ریاستی ڈھانچے کی کمزوری اور عالمی نظام کی مداخلت میں ناکامی کے باعث (جس نے اس سانحہ کو 'انسل کشی' 'تسلیم کرنے' میں طویل عرصہ لگایا)، توتسیوں اور اعتدال پسند ہپتوؤں کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔ انہیں قتل و غارت گری کی ایک ایسی مشین کے حوالے کر دیا گیا جس نے محض 100 دنوں میں تقریباً 8 لاکھ انسانی جانیں نگل لیں۔ یہ بربریت اس وقت تھی کی افواج نے پیش قدمی کرتے ہوئے دارالحکومت پر قبضہ کر لیا اور نسل کشی کی منصوبہ ساز حکومت کا تختہ الل RPF جب دیا۔ اس کے بعد ہزاروں مجرم اور سیاست دان فرار ہو گئے۔ اس مرحلے پر، اقوام متحده نے ہمیشہ کی طرح قتل عام روکنے کے بجائے صورتحال سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے مداخلت کی۔

کے زیر سایہ شروع ہوا۔ ایک قومی مفاہمت کی RPF سے 2000 تک ریاست سازی کا مرحلہ پال کاگام کی قیادت میں 1994 حکومت تشکیل دی گئی اور یوگنڈا، برونڈی اور تنزانیہ سے لاکھوں پناہ گزینوں کی واپسی ہوئی۔ نسل کشی کے ذمہ داروں کا احتساب کیا گیا اور ہپتو مسلح ملیشیاؤں کو کچل دیا گیا، جن کے بیشتر ارکان فرار ہو کر کانگو (سابقہ زائر) (منتقل ہو گئے۔

اس کے نتیجے میں روانڈا 1996 اور 1998 کی کانگو جنگوں کا براہ راست فریق بن گیا۔ سال 2000 میں پال کاگامے باقاعدہ طور پر روانڈا کے صدر منتخب ہو گئے۔

سے 2022 کے دوران مشرق کانگو میں روانڈا کا اثر و رسوخ بڑھا اور وہاں کے مسلح گروپوں سے اس کے روابط کلیدی 2010 جیسے گروپوں کو وسیع امداد فراہم (M23) اہمیت اختیار کر گئے۔ روانڈا پر تواتر سے یہ الزام لگتا رہا کہ وہ '23 مارچ مومنٹ کر رہا ہے، جو کانگو میں ہوتے ملیشیاؤں کے مدد مقابل ہیں۔ اس مداخلت کا بنیادی مقصد ہوتے ملیشیاؤں کی واپسی کا سد باب کرنا تھا، جبکہ دوسرا بڑا محرك یہ تھا کہ مشرق کانگو سونا، کولٹن، قلعی اور الیکٹرانکس کی صنعت کے لیے درکار دیگر معدنیات سے ملا مال ہے۔

اس عرصے میں روانڈا، افریقہ کے تیز ترین ترق کرنے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا، تاہم وہاں کا نظام حکومت آمریت پر مبنی رہا۔ دستور میں ترمیم کے ذریعے کاگامے کے لیے 2034 تک اقتدار میں رہنے کی راہ ہموار کی گئی، اور وہ اپنے سیاسی حریفوں نے 'روباوا' جیسے M23 کی تاریخی کلنگ جیسی سرگرمیوں میں بھی ملوث رہے۔ 2022 کے اوائل میں مسلح گروپوں، بالخصوص معدنیات سے بھرپور علاقوں پر قبضہ کر لیا، جس سے انہیں ٹیکسون کی صورت میں مستقل مالی منفعت حاصل ہوئی لگی۔ بعد ازاں انہوں نے گوما اور بوکاوو جیسے اہم شہروں کا کنٹرول بھی سنہال لیا۔ اس صورتحال پر عالمی سطح پر مذمت کی گئی اور کو اسلحہ و افرادی قوت فراہم کرنے کے الزامات لگے، جن کی روانڈا نے سرکاری سطح پر تردید کی۔ M23 روانڈا پر

یہیں سے 27 جون 2025 کو ٹرمپ کی سفارتی پیش قدمی کا آغاز ہوتا ہے۔ روانڈا اور جمهوریہ کانگو نے امریکی سرپرستی میں ایک امن معابدے پر دستخط کیے، جسے 'واشنگٹن معابدہ' کا نام دیا گیا۔ ٹرمپ نے دونوں ممالک کے سربراہان کو واشنگٹن مدعو کیا تاکہ اس معابدے کو تاریخی رنگ دیا جا سکے۔ معابدے کی شرائط کے مطابق: 90 دنوں کے اندر مشرق کانگو سے روانڈا کی افواج کا اور M23، انخلاء، دوطرفہ معاشی انضمام کے ڈھانچے کی تشكیل، سیکیورٹی کے لیے مشترکہ طریقہ کار کی وضع، اسلحہ پر کنٹرول جیسی ملیشیاؤں کا قلع قمع، اور کانگو کی کان کنی کی صنعت میں بین الاقوامی (خصوصاً امریکی (نجی سرمایہ کاری کی شمولیت طے پائی۔ ٹرمپ کے اس مصالحتی عمل کا اصل محور یہی آخری نکتہ تھا، یعنی کان کنی کے شعبے پر غلبہ پانا تاکہ تزویراتی معدنیات کے لیے چین پر امریکی انحصار کو کم کیا جا سکے۔

دسمبر کے بیانات میں ٹرمپ نے اس معابدے کو تاریخ ساز قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ دنیا کے طویل ترین تنازعات میں سے 4 ایک کا اختتام ہے۔ انہوں نے ریمارکس دیے: "یہ ایک شاندار دن ہے؛ افریقہ، دنیا اور ان دونوں ممالک کے لیے ایک عظیم دن... آج ہم وہاں کامیابی حاصل کر رہے ہیں جہاں باقی سب ناکام رہے؛ گرشتہ 30 برسوں سے مشرق کانگو میں روئے زمین کا بدترین تنازع جاری تھا۔" کیا یہ معابدہ پائیدار ثابت ہوگا اور امن لائے گا، یا یہ تنازع کی ایک نئی لہر کا پیش خیمه ہے؟۔ امن کا ایک امکان اس لیے موجود ہے کیونکہ معدنیات پر کنٹرول پانے کے لیے امن برقرار رکھنا خود امریکہ کے اپنے مفاد میں ہے، اور عوام بھی طویل جنگ کے اثرات سے چور ہو چکے ہیں۔

تاہم، متعدد عوامل اس تنازع کے دوبارہ بھڑک اٹھنے کا خطہ پیدا کرتے ہیں:

- تحریک اب بھی مشرق کانگو میں فعال ہے جس پر روانڈا کی پشت پناہی کا الزام ہے۔ M23
- (Rare Earth) اس سفارت کاری کا اصل ہدف امن نہیں بلکہ قدرتی وسائل اور نایاب زمینی عناصر پر تسلط ہے، تاکہ امریکی کمپنیوں کے لیے راپیں ہموار کی جاسکیں۔ Elements
- ملیشیاؤں کا خاتمه کاغذ پر جتنا سهل ہے، حقیقت میں اتنا ہی دشوار گزار ہے۔
- آج بھی مشرق کانگو سے جہڑپوں اور حملوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔
- کانگو کی بعض مقامی برادریوں کا ماننا ہے کہ یہ امن ان پر جبراً مسلط کیا گیا ہے اور مسئلہ اپنی جڑوں سے حل نہیں ہوا؛ نسلی تناؤ اب بھی موجود ہے، جسے محض اس وقت تک نظر انداز کیا جاتا ہے جب تک کوئی نیا بحران سراثا نہ لے۔

ایک محدود علاقائی قوت کے طور پر روانڈا کا ابہرنا غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ آج یہ وسطی افریقہ میں وہی کلیدی کردار ادا کر رہا ہے جو بین البراعظی توازن میں 'یہودی وجود' اسرائیل (کا ہے۔ روانڈا ایک منظم فوج کا حامل ہے اور وہ موزمیبیق، وسطی افریقی جمہوریہ اور کانگو کے معاملات میں بھرپور طریقے سے دخیل ہے، جسے امریکہ کی بھرپور تائید حاصل ہے۔ روانڈا کو اس کی جغرافیائی اور آبادیاتی حیثیت سے کہیں زیادہ بڑا کردار تفویض کیا جا رہا ہے۔ روانڈا کے واسطے سے امریکہ اپنی جیو-اکنامک سیکیورٹی کو یقینی بنائے گا اور بڑی امریکی کارپوریشنز کی رسائی کو ممکن بنائے گا۔ اس امریکی موجودگی کو بین الاقوامی معابدؤں کے ذریعے قانونی تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ امریکہ اس امر کو یقینی بنائے گا کہ کانگو ایک ایسا "کمزور دیو" بن کر رہے جو پہمیشہ امریکی معاونت کا محتاج ہو، تاکہ اس کے وسائل کا استحصال کیا جا سکے اور چین یا کسی دوسری قوت کو ان معدنیات تک رسائی نہ ملے۔ استحصال اور استحکام کے تسلسل کا دارومدار اب اس امریکی فارمولے پر ہے: کثیروں شدہ امن + امریکی سرمایہ کاری + روانڈا کا اثر و رسوخ = استحکام۔

طے پانے والا امن معابدہ برقرار تو رہ سکتا ہے لیکن اس کی کوئی قطعی ضمانت نہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان نزاع محض ایک معمولی سرحدی تنازع نہیں، بلکہ یہ دوائیوں پر محیط نسلی تناؤ، علاقائی مداخلتوں اور ان وسائل پر قبضہ کی جنگ ہے جنہیں اب قوی اثنائے اور انتہائی بیش قیمت (نایاب زمینی عناصر (تسلیم کیا جاتا ہے۔ حقیقی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ فریقین سیاسی وعدوں کو زمینی حقائق میں کس حد تک بدلتے ہیں۔ اصل چیلنجر یہی ہے، کیونکہ یہ حل تنازع کی بنیادی وجوبات کے تدارک کے بجائے صرف فوری مفادات کی تکمیل کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا روانڈا اور کانگو امریکی ثالثی کو ایک مستقل امن کی بنیاد بنا سکیں گے، یا یہ معابدہ محض ایک بے جان تحریر ٹابت پوگا اور ایک طویل جنگ میں صرف عارضی وقفے کا نام ہوگا؟